گلیکسی رنگ (انگوٹھی) پہننے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: MUI-0326

تاریخ اجراء: 15 ربیع الاول 1446ھ / 19 ستمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کے بارے میں کہ گلیکسی رنگ (انگوٹھی) پہننے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ عام انگوٹھی کی طرح ہے؟

گلیکسی رنگ کی تفصیلات:

اندرونی سطح: ایپوکسی۔ **بیرونی سطح:** ٹائٹینیم۔

گلیکسی رنگ کی چوڑائی 7 ملی میٹر، موٹائی 2.6 اور وزن 2.3 گرام ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ آپ کے ڈیٹا کا تجزیہ کرتی ہے اور آپ کو بہتر صحت اور نیند کے لیے ذاتی نوعیت کی تجاویز فراہم کرتی ہے۔ گلیکسی رنگ صحت کی نگرانی، ٹریکنگ، اور ذاتی بصیرت فراہم کرتی ہے اور اسے انگلی میں پہننا آرام دہ ہے، یہاں تک کہ نیند کے دوران بھی۔ یہ سب چیزیں اسمارٹ فون سے کنیکٹ ہو کر فون میں ظاہر ہوتی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مردوں کے لیے گیلکسی انگوٹھی پہننا جائز نہیں۔ ہاں عورتوں کے لیے گیلکسی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

اس میں تفصیل یہ ہے کہ گیلکسی انگوٹھی کا بیرونی اور اکثر حصہ ٹائٹینیم کا ہے اور ٹائٹینیم ایک چمکدار دھات ہے جو چاندی سے بھی ہلکی ہوتی ہے۔ اور اس کی اندرونی سطح جو جلد سے ملی ہوتی ہے وہ ایپوکسی کی ہوتی ہے، اور ایپوکسی ایک کیمیائی مادہ ہے جو دو مختلف اجزا؛ ریزن (Resin) اور ہارڈنر (Hardener) کو ملا کر بنایا جاتا ہے، اور مختلف سطحوں کو جوڑنے، مرمت کرنے، یا سطح کو پالش کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ چیز اگرچہ دھات نہیں لیکن

ٹائیٹنیم کے مقابل کم مقدار میں انگوٹھی میں لگی ہوتی ہے۔ اس لئے مجموعی طور پر اسے دھات سے بنی انگوٹھی ہی قرار دیا جائے گا۔

اور شریعت مطہرہ کی جانب سے مرد کو چاندی کی صرف ایک نگ کی ایک انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے جس کا وزن ساڑھے چار ماشے (یعنی 4 گرام، 374 ملی گرام) سے کم ہو، اس کے سوا مردوں کو کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا زیور پہننے کی اجازت نہیں۔ لہذا مرد کے لیے گیلکسی رنگ پہننا جائز نہیں۔

نیز سوال میں جو اس کے مقاصد گنائے ہیں ان کی وجہ سے بھی اسے پہننے کی اجازت نہیں؛ کیونکہ ظاہر ہے وہ ایسی چیزیں نہیں کہ ان کے بغیر آدمی کا کام نہ چل سکے یا آدمی مشقت میں پڑ جائے، بلکہ وہ محض منفعت ہے اور اسے حاصل کرنے کے لیے کوئی ناجائز کام مباح نہیں ہو سکتا۔

سنن ترمذی میں ہے: حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: "جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه و آله وسلم وعليه خاتم من حديد، فقال: «مالي أرى عليك حلية أهل النار؟»، ثم جاءه وعليه خاتم من صفر، فقال: «مالي أجد منك ريح الأصنام؟»، ثم أتاه وعليه خاتم من ذهب، فقال: «مالي أرى عليك حلية أهل الجنة؟»، قال: من أي شيء أتخذه؟ قال: «من ورق، و لا تتمه مثقالا»" ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، آپ نے فرمایا: کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ انھوں نے وہ انگوٹھی اتار دی، پھر پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے حاضر ہوئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے بتوں کی بو آتی ہے؟ اسے بھی اتار دی، اس کے بعد سونے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ جنتیوں کا زیور پہن کر آئے ہو؟ انہوں نے اسے بھی اتاری اور عرض کی: یارسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔ (سنن الترمذي ابواب اللباس، جلد 1، صفحہ 210، مجلس البرکات)

درمختار میں ہے: "ولا يتحلى الرجل بذهب وفضة مطلقا الا بخاتم فضة فيحرم بغيرها كحديد وصفر وغيرها۔ ملخصا" ترجمہ: مرد کو سونا چاندی کا زیور پہننا مطلقا ناجائز ہے سوائے چاندی کی ایک انگوٹھی کے، اس کے علاوہ دیگر دھات مثلا لوہا، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی (یا زیور) پہننا حرام ہے۔ ملخصا (الدر المختار شرح تنوير الابصار، صفحہ 654، دار الكتب العلمية، بيروت)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ہاتھ خواہ پاؤں میں تانبے، سونے، چاندی، پیتل، لوہے کے چھلّے یا سونے خواہ تانبے، پیتل، لوہے کی انگوٹھی، اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں، اگرچہ سب مل کر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام وناجائز ہیں۔“ملخصا (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ307، برکات رضا، پوربندر)

اعلی حضرت ایک مقام پر فرماتے ہیں: ”مجرد تحصیلِ منفعت کے لئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہو سکتا، مثلا جائز نوکری تیس روپیہ ماہوار کی ملتی ہو اور ناجائز ڈیڑھ سو روپیہ مہینہ کی تو اس ایک سو بیس روپے ماہانہ نفع کے لئے ناجائز کا اختیار حرام ہے۔“

مزید فرماتے ہیں: ”اگر وہ مقصد ضرورت وحاجت صحیحہ موجب حرام وضرورت مشقت شدیدہ تک نہ پہنچا جب بھی ناجائز کہ منفعت کے لئے ناجائز جائز نہیں ہو سکتا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ198، 197، برکات رضا، پوربندر)

یہی وجہ ہے کہ آپ نے محض منفعت کو حاصل کرنے کے لیے لوہے وغیرہ پہننے کی اجازت نہیں دی، چنانچہ آپ سے سوال ہوا کہ لوہے یا تانبے کا چھلا یہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض لوگ اس گمان سے پہنتے ہیں کہ ہمیں مہاسے وغیرہ کو مفید ہوتا ہے انھیں بھی جائز ہوگا یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: لوہے، پیتل، رانگ کا زیور مباح نہیں اور عوام کا یہ اختراعی خیال ممانعت شرع کو رفع نہیں کر سکتا کہ اگر ناجائز چیز کو دوا کے لئے استعمال کرنا بھی ہو تو وہاں کہ اس کے سوا دوا نہ ملے، اور یہ امر طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کے اخبار سے معلوم ہو اور یہاں دونوں امر متحقق نہیں۔ ملخصا“ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ153تا154، برکات رضا پوربندر)

سیم سنگ کمپنی جس نے اسے لانچ کیا ہے اس کی ویب سائٹ پر اس کے متعلق لکھا ہے: The Galaxy Ring has a robust titanium casing which provides superior levels of protection and durability. Titanium is known for its lightweight and resilient properties. (ترجمہ: گیلکسی انگوٹھی کا کیس مضبوط ٹائٹینیم سے بنا ہوا ہے جو اعلیٰ درجے کے تحفظ اور پائیداری فراہم کرتا ہے۔ ٹائٹینیم اپنی ہلکی اور مضبوط خصوصیات کے لیے جانا جاتا ہے)۔

ٹائٹینیم ایک دھات ہے اس کے متعلق ویکیپیڈیا پر لکھا ہے: Titanium is a chemical element; it has symbol TI and atomic number 22. Found in nature only as an oxide, it can be reduced to produce a lustrous transition metal with a silver color, low

density, and high strength, resistant to corrosion in sea water, aqua regia, and chlorine(ترجمہ: Titanium ایک کیمیائی عنصر ہے جس کا ایٹمی نمبر 22 ہے۔ یہ قدرتی طور پر صرف آکسائیڈ کی صورت میں پایا جاتا ہے، اور اسے کم کر کے ایک چمکدار عبوری دھات تیار کی جاتی ہے۔ اس دھات کی خصوصیات میں چاندی جیسا رنگ، کم کثافت، اور اعلیٰ مضبوطی شامل ہیں۔ Titanium سمندری پانی، ایکوا ریگیا (تیزاب کا ایک طاقتور مرکب)، اور کلورین کے خلاف زنگ نہیں لگنے دیتا، یعنی یہ دھات بہت زیادہ زنگ سے محفوظ رہتی ہے)۔

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Titanium

واضح رہے کہ اصول کے مطابق عورتوں کو بھی سونا چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کے زیورات پہننا جائز نہیں ہے۔ لیکن آج کل خواتین میں آرٹیفیشل زیور جو سونے چاندی کے علاوہ دھات سے بنا ہوتا ہے، اس کے پہننے پر عموم بلوی ہو گیا۔ اس لئے خواتین کے لئے فی زمانہ دیگر دھات کے زیور پہننا بھی جائز ہے۔ اس کے متعلق دار الافتاء اہل سنت کا تفصیلی فتوی جاری ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

اشکال: یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انگوٹھی کا کچھ حصہ ایپوکسی کا بھی ہوتا ہے، تو آپ نے صرف ٹائٹینیم کی بنیاد پر اسے ناجائز کیوں قرار دے دیا۔

جواب: اس انگوٹھی میں ٹائٹینیم غالب ہے، جیسا کہ اسے دیکھنے سے خود ظاہر ہو جائے گا، کہ اس کا جو بیرونی حجم ہے وہ موٹا اور چوڑا ہے۔ جبکہ اندرونی سطح ایک پتلی تہہ ہے۔ نیز یہاں اصل مقصود بھی ٹائیٹینیم ہے، ایپوکسی نہیں کہ پہننا اس کی طرف منسوب ہوتا ہے، ایپوکسی کی طرف نہیں، مثلاً اس گیلکسی رنگ کو جو بھی پہنے گا تو یہی کہا جائے گا کہ اس نے ایک ٹائٹینیم دھات کی انگوٹھی پہنی ہے، جس کمپنی نے اسے لانچ کیا ہے اس نے بھی اسے ٹائٹینیم رنگ کا نام دیا ہے۔ اور انگوٹھی میں اگر کوئی دوسری چیز بھی لگی ہو تو اعتبار اس کا ہے جو غالب ہو یا جو لبس میں مقصود ہو۔ لہذا یہ پوری انگوٹھی ٹائٹینیم کے حکم میں ہے، اس لیے اس کا پہننا جائز نہیں۔

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ومعلوم ان المرکب من الشیئ وغیرہ غیرہ غیران العرف بل والشرع واللغۃ جمیعا تلاحظ الغلبۃ (ترجمہ: یہ معلوم ہے کہ جو چیز کسی چیز اور اُس کے غیر سے مرکب ہوتی ہے وہ اس کا غیر ہوتی ہے، لیکن عرف، شریعت اور لغت سب ہی میں غلبہ کا اعتبار ہوتا ہے)۔“ ... مزید فرماتے ہیں: ”اجماع لغت و عرف و شرع ہے کہ دو چیزوں سے مرکب میں حکم غالب کے لیے ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 2، صفحہ 689، 675، برکات رضا پوربندر)

یہی اعلیٰ حضرت لبس میں مقصود و غیر مقصود کے حوالے سے فرماتے ہیں: کسی کتاب سے ثابت نہیں کہ تبعیت کے لئے دوختہ یا بافتہ یا نفس ذات تابع میں سیم وزر و ابریشم کا کسی چیز سے مخلوط ہونا ضرور رہو۔ ہاں تابع کی متبوع سے معیت چاہئے کہ نہ خود اجناس مختلفہ سے ترکب، متون مذہب میں تصریح ہے کہ جبہ وغیرہ میں ریشم کا ابرہ یا استر مرد کو ناجائز ہیں کہ دونوں مقصود ہیں اور اس کے اندر ریشم کا حشو جائز کہ وہ تابع ہے حالانکہ یہ بھی نہ بافتہ ہے نہ مخلوط... ہمارا دعوٰی نہ تھا کہ ہر چیز جو دوسرے کے ساتھ استعمال میں آتی ہو مطلقاً تابع ہے بلکہ تبعیت اس لئے کہ لبس اس کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ ملخصاً" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 121، 124، برکات رضا پوربندر)

اشکال: سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں کا محض پہننا ممنوع نہیں، بلکہ بطور زینت پہننا ممنوع ہے۔ اور یہ انگوٹھی پہننا بطور زینت نہیں ہوتا بلکہ دیگر مقاصد کے لئے ہوتا ہے تو یہ زیور کیسے ہو گیا؟

جواب: اگرچہ اس کا پہننا دیگر مقاصد کے لیے ہوتا ہے، مگر اس شے کا انگوٹھی کے طور پر بننا خود اس کے زیور ہونے کی دلیل ہے۔ جیسے پہلے انگوٹھیاں مُہر کے لیے پہنی جاتی تھیں، لیکن مقصدِ مُہر اس کے زیور ہونے سے مانع نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی کی حلت پر نص شرعی وارد ہونے کے سبب اسے پہننا جائز ہے، لیکن اس کے علاوہ دیگر دھاتوں کی بنی ہوئی انگوٹھی پہننے کی ہرگز اجازت نہیں، اگرچہ اسے مہر کے لیے استعمال کیا جائے۔

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان الخاتم یکون للتزین وللختم. ترجمہ: انگوٹھی زیب وزینت اور مہر کے لیے ہوا کرتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ148، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور کتب فقہ میں تصریحات ہیں کہ چاندی کی انگوٹھی کے سوا کسی بھی دھات کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں کما فی در المختار و غیرہ من معتمدات الاسفار۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم